

کتابِ دانی ایل - نمبر پینسٹھ

نبوتی پردہ کشائی: 18 جولائی 2020 کی مایوسی اور آخری ایام میں نصف شب کی پکار کا منکشف ہوتا ہوا پیغام سمجھنا

Jeff Pippenger

2024-01-29

18 جولائی، 2020 کو، خدا کی آخری ایام کی اصلاحی تحریک کے لیے پہلی مایوسی آپہنچی۔ اس نے تیسری مصیبت کی تاریخ میں ایک سنگِ میل قائم کیا، جو کہ آخری بارش کی تاریخ ہے، اور ساتھ ہی ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ بھی ہے۔ اس تاریخ کی نمائندگی مقدس تاریخ کی ہر اصلاحی تحریک نے کی ہے، اور یہ خاص طور پر میلرائٹ تحریک کی تاریخ میں نمایاں ہوئی، اور دس کنواریوں کی تمثیل سے واضح کی گئی، اور یہ اُس نبوی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے جس کی نشاندہی ہر نبی نے کی۔

18 جولائی 2020 تحریک کی پہلی مایوسی کی نمائندگی کرتا ہے، اور اسی حیثیت سے یہ دس کنواریوں کی تمثیل اور حقوق میں مذکور تأخیر کے وقت کی آمد کی نشان دہی کرتا ہے۔ ملرائٹ تاریخ میں، وہی شواہد جو اُن کے غلط اعلان کا باعث بنے تھے، اسی سے صحیح تاریخ کی تعیین ہوئی۔ دس کنواریوں کی تمثیل کا تأخیر کا وقت پھر حقیقتِ حاضرہ سمجھا گیا، اور وہی تأخیر کا وقت حقوق باب دو میں مذکور تأخیر کے وقت کے عین مطابق تھا۔ دس کنواریوں کی تمثیل حرف بہ حرف دہرائی جاتی ہے، اور یہ حقیقت ظاہر کرتی ہے کہ صرف وہی لوگ جو اس مایوسی کے تجربے سے گزرے تھے، یا تو دانشمند یا نادان کنواری بننے کے امیدوار ہیں۔

لاودیکیائی ایڈونٹزم کی بڑی اکثریت کو 11 ستمبر 2001 کو تیسرے ہائے کی آمد کے ذریعے آزمایا گیا، اور جب 18 جولائی 2020 کی ناکام پیش گوئی گزر گئی، تو لاودیکیائی ایڈونٹزم پیچھے رہ گیا اور بلا مقصد واپس روم کی طرف بہنے لگا، جیسے ملیرائٹ تاریخ میں پروٹسٹنٹوں کے ساتھ ہوا تھا۔

نہ صرف ملرائٹس نے انتظار کے زمانے کو دس کنواریوں کی تمثیل کی تکمیل کے طور پر شناخت کیا، بلکہ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ حقوق میں رویا کے لیے انتظار کرنے کا حکم، اگرچہ وہ دیر کرے، وہی نبوی سنگِ میل تھا۔ پھر حقوق تصدیق کرتا ہے کہ وہ رویا جسے غلط طور پر پیش کیا گیا تھا اور جس کے نتیجے میں پہلی مایوسی پیدا ہوئی تھی، وہی رویا تھی جو آخر میں "بولے گی"۔

کیونکہ رویا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن آخر میں وہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی؛ اگرچہ وہ دیر کرے، اس کا انتظار کرنا؛ کیونکہ وہ ضرور آئے گی، دیر نہ کرے گی۔ حقوق 2:3۔

وہ پیغام جس نے پہلی مایوسی پیدا کی، وہی پیغام تھا جسے قریب مستقبل میں پورا ہو جانے کے طور پر تسلیم کیا جانا تھا، لیکن یہ پیغام بدستور اُن سابقہ نبوتی دلائل پر مبنی تھا جو پہلے غلط اعلان میں استعمال کیے گئے تھے۔

میلرائٹ کی تاریخ میں پہلے پرانے عہد کے لوگوں کو آزمایا گیا، اس کے بعد نئے عہد کے لوگوں کو آزمایا گیا۔ پروٹسٹنٹوں کے لیے آزمائش اس وقت شروع ہوئی جب مکاشفہ باب دس کے پہلے فرشتے اور مکاشفہ باب چودہ کے پہلے فرشتے (کیونکہ وہ ایک ہی فرشتہ ہے) 11 اگست 1840 کو نازل ہوا۔ ان کی آزمائش پہلی مایوسی اور مکاشفہ باب چودہ کے دوسرے فرشتے کی آمد کے ساتھ ختم ہوئی۔

میلرائٹ تحریک کی تاریخ میں، میلرائٹس کے لیے آزمائش پہلی مایوسی کے موقع پر دوسرے فرشتے کی آمد سے شروع ہوئی اور نصف شب کی پکار کی آمد پر اختتام پذیر ہوئی، جسے سسٹر وائٹ

فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کے طور پر بیان کرتی ہیں جو دوسرے فرشتے کے ساتھ جا ملتی ہے۔ روح القدس کی قدرت کے تحت، وہ میلرائٹس جنہوں نے نصف شب کی پکار کے پیغام کو پہچانا اور قبول کیا، ان میلرائٹس سے جدا کر دیے گئے جنہوں نے اس پیغام کو نہ پہچانا جو ان کے چاروں طرف نازل ہو رہا تھا۔ 22 اکتوبر 1844 کو تیسرا فرشتہ آ پہنچا اور وہ رویا جو دیر تک ٹھہری ہوئی تھی پھر بولی۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ میں، پہلے سابقہ عہد کے لوگ آزمائے گئے، پھر نئے عہد کے لوگ آزمائے گئے۔ لاودکیائی ایڈونٹزم کے لیے آزمائش اس وقت شروع ہوئی جب مکاشفہ اٹھارہ کے فرشتہ کی پہلی آواز اور مکاشفہ چودہ کا تیسرا فرشتہ (کیونکہ وہ ایک ہی فرشتہ ہیں) 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوئے۔ ان کی آزمائش 18 جولائی 2020 کی مایوسی کے ساتھ ختم ہوئی۔

تیسرے فرشتے کی تحریک میں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آزمائش پہلی مایوسی کی آمد کے ساتھ شروع ہوئی، اور آدھی رات کی پکار کے پیغام کی آمد کے ساتھ اختتام پذیر ہوگی۔ روح القدس کی قدرت کے زیر اثر جو لوگ اب آدھی رات کی پکار کے پیغام کو پہچانتے اور قبول کرتے ہیں، وہ پھر ان نادان اور بدکاروں سے الگ کر دیے جاتے ہیں جنہوں نے اس کثیرالجہتی پیغام کو نہ پہچانا جو اب ان کے اردگرد ہر طرف برس رہا ہے۔

جب جلد آنے والا اتوار کا قانون آئے گا، تو مکاشفہ اٹھارہ کے فرشتے کی دوسری "آواز" بولے گی؛ یہ وہی "ٹھہری ہوئی رؤیا" بھی ہے جو بولنے لگتی ہے۔ یہ اس تیسرے فرشتے کے پیغام کی بھی نمائندگی کرتی ہے جو "بڑھتا" ہوا زور دار پکار تک پہنچ جاتا ہے۔

آدھی رات کی پکار کی نمائندگی متعدد فرشتوں کے طور پر کی گئی ہے جو پچھلے فرشتے کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ آدھی رات کی پکار کا پیغام کئی اجزا پر مشتمل ہے جو مجموعی پیغام میں حصہ ڈالتے ہیں، اور فرشتے پیغامات کی علامت ہیں۔ ملرائٹس تحریک کی تاریخ میں وہ پیش رو جسے حقیقی آدھی رات کی پکار کے پیغام کو یکجا کر کے پیش کرنے میں قائد کے طور پر شناخت کیا گیا، سیموئل ایس۔ سنو تھا۔ اسی تاریخ میں یہ بات اچھی طرح دستاویزی ہے کہ آدھی رات کی پکار کے پیغام کے بارے میں سنو کی سمجھ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی گئی۔

وہ تاریخ حرف بہ حرف دہرائی جاتی ہے، اور حتمی آدھی رات کی پکار کا پیغام جولائی 2023 کے آخر سے علانیہ طور پر سامنے آ رہا ہے۔ یہ محض اسلام کا پیغام نہیں، بلکہ اس میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا پیغام بھی شامل ہے۔ اس میں یہ انکشاف بھی شامل ہے کہ زمین کے حیوان کے دو سینگ دونوں "موت اور جی اٹھنے" سے گزرتے ہیں، کیونکہ وہ حیوان کی شبیہ کے متوازی ہیں، جو اسی تاریخ میں اس نبوتی معممہ کو پورا کرتی ہے کہ "آٹھواں سات میں سے ہے"۔ اس میں سات گرجوں کی "پوشیدہ تاریخ" سے متعلق انکشافات بھی شامل ہیں، اور یہ اس نبوتی معممہ کو پورا کرتا ہے کہ "پتھر" جو رد کیا گیا تھا "کونے کا سرہ" بن گیا، کیونکہ احبار چھبیس کے "سات زمانے" یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہی وہ ڈورے جو ملر کی تاریخ کی تمام سچائیوں کو ان سچائیوں کے ساتھ بن دیتی ہے جو 1989 میں وقت انجام پر مہر کشائی کے ذریعے ظاہر کی گئی تھیں۔ زبور نویس یوں کہتا ہے:

وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا تھا، وہی کونے کا سرا پتھر بن گیا ہے۔ یہ خداوند ہی کا کام ہے؛ یہ ہماری آنکھوں میں عجیب ہے۔ یہ وہ دن ہے جو خداوند نے بنایا؛ ہم اس میں خوشی کریں گے اور شادمان ہوں گے۔ زبور ۱۱۸:۲۲۔

وہ "پتھر"، جو پہلا "جوہر" تھا جسے ولیم ملر نے دریافت کیا (اور جوہرات بھی پتھر ہی ہوتے ہیں)، "وہ دن جو خداوند نے بنایا ہے" ہے۔ پچھلے مضامین میں یہ دکھایا جا چکا ہے کہ حکم سبت کی ساخت اور اس کے الفاظ سات کے مقدس چکر کی ساخت سے بوبہو ہم آہنگ ہیں، جیسا کہ احبار باب پچیس میں بیان کیا گیا ہے۔ ساتویں دن آرام کرنا زمین کے ساتویں سال آرام کرنے کی تمثیل تھا، اور جب ان دونوں احکام کو

اسی انداز میں دیکھا جائے تو یہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ بائبل نبوت میں ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے۔

وہ یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ لاویوں باب چھبیس میں 'سات گنا' غضبِ الہی کے بارے میں ملنے جس فہم کی منادی کی، اسے 'ایک دن' کے طور پر پیش کیا گیا ہے، کیونکہ خداوند نے سات برسوں کا مقدس چکر اسی طرح مقرر کیا جیسے اُس نے چھ دنوں میں آسمان و زمین بنائے اور ساتویں دن آرام کیا۔

جب یسوع نے تاکستان کی تمثیل ختم کی تو اس نے فریسیوں سے ایک سوال پوچھا۔

پھر جب تاکستان کا مالک آئے گا تو وہ ان باغبانوں سے کیا کرے گا؟ انہوں نے اس سے کہا، وہ ان بدکار آدمیوں کو نہایت بری طرح ہلاک کرے گا اور اپنا تاکستان دوسرے باغبانوں کے سپرد کرے گا جو اپنے اپنے موسم میں اسے اس کے پھل ادا کریں گے۔ یسوع نے ان سے کہا، کیا تم نے کتابِ مقدس میں کبھی یہ نہیں پڑھا: جس پتھر کو معماروں نے رد کیا، وہی کونے کا سرہ بن گیا؛ یہ خداوند کی طرف سے ہوا ہے، اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو دے دی جائے گی جو اس کے پھل پیدا کرے۔ اور جو کوئی اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔ اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ وہ انہی کے بارے میں کہتا ہے۔ متی 21:40-45۔

انگورستان کی تمثیل اس حقیقت کی تمثیل ہے کہ سابقہ منتخب قوم کو چھوڑ دیا جاتا ہے، اور بادشاہی ایک نئی منتخب قوم کو دے دی جاتی ہے۔ یسوع کے مطابق جس "پتھر" کو رد کیا گیا، وہی "پتھر" ہے جو اس بات پر منحصر ہے کہ اسے کیسے قبول کیا جاتا ہے، یا تو نجات دیتا ہے یا ہلاک کرتا ہے۔ یسوع کے استعمال کیے گئے سیاق و سباق میں وہ "پتھر" لازماً ایک بائبل سچائی ہے، کیونکہ اس میں راستبازی کا پھل پیدا کرنے کی صلاحیت ہے، اور مسیح کی راستبازی مردوں اور عورتوں میں تبھی پیدا ہوتی ہے جب وہ اس کے کلام حق کو قبول کرتے ہیں۔

انہیں اپنے سچ کے وسیلہ سے مقدس کر: تیرا کلام سچ ہے۔ یوحنا 17:17۔

"پتھر" ایک ایسا عقیدہ ہے جسے یا تو قبول کیا جاتا ہے یا رد کر دیا جاتا ہے، اور یسوع کلام ہے، اور اعمال رسول میں پطرس اس "پتھر" کو مسیح قرار دیتا ہے۔

سو تم سب کو اور اسرائیل کی تمام قوم کو معلوم ہو کہ ناصرت کے یسوع مسیح کے نام سے، جسے تم نے مصلوب کیا اور جیسے خدا نے مردوں میں سے زندہ کیا، اسی کے وسیلہ سے یہ آدمی تمہارے سامنے صحیح و سالم کھڑا ہے۔ یہ وہی پتھر ہے جسے تم معماروں نے رد کیا تھا اور وہی کونے کا سرہ بن گیا ہے۔ اور کسی اور میں نجات نہیں، کیونکہ آسمان کے نیچے آدمیوں میں اور کوئی نام نہیں دیا گیا جس کے وسیلہ سے ہمیں نجات حاصل ہو۔ اعمال 4:10-12۔

اور پھر پطرس کے پہلے خط میں وہ "پتھر" کی علامت کو مزید آگے بڑھاتا ہے، لیکن اسے اسی سیاق میں رکھتا ہے جس میں پرانے عہد کی قوم کا گزر جانا اور ایک نئی برگزیدہ قوم کا انتخاب شامل ہے، جیسا کہ وہ کہتا ہے، "جو پہلے قوم نہ تھے مگر اب خدا کی قوم ہیں؛ جنہوں نے پہلے رحمت نہ پائی تھی مگر اب رحمت پا لی ہے۔"

جس کے پاس تم آتے ہو، جو زندہ پتھر ہے— آدمیوں کی طرف سے تو رد کیا گیا، مگر خدا کے نزدیک برگزیدہ اور قیمتی— تم بھی زندہ پتھروں کی مانند ایک روحانی گھر کے طور پر تعمیر کیے جا رہے ہو، تاکہ ایک مقدس کہانت بن کر روحانی قربانیاں گزرانوں جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کو مقبول ہوں۔ اسی لیے کتابِ مقدس میں بھی لکھا ہے: دیکھو، میں صیون میں ایک کونے کا اول پتھر رکھتا ہوں، برگزیدہ، قیمتی؛ اور جو اُس پر ایمان لائے گا وہ شرمسار نہ ہوگا۔ پس تم جو ایمان رکھتے

ہو، وہ تمہارے لیے قیمتی ہے؛ لیکن جو نافرمان ہیں، وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا تھا، وہی کونے کا سر گوشہ ٹھہرا، اور ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس لگانے کی چٹان— یعنی ان کے لیے جو کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں، کیونکہ وہ نافرمان ہیں— اور اسی کے لیے وہ مقرر بھی کیے گئے تھے۔ ۱ پطرس ۲:۴-۸

پطرس ان لوگوں کے بارے میں کہتا ہے جو پہلے برگزیدہ تھے، "نافرمانوں کے لیے جس پتھر کو معماروں نے رد کیا تھا، وہی کونے کا سیرا ٹھہرا، اور ٹھوکر کھانے کا پتھر اور ٹکرانے کی چٹان— یعنی ان کے لیے بھی جو کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں، نافرمانی کرتے ہوئے؛ اور اسی کے لیے وہ مقرر بھی کیے گئے تھے۔"

بنیاد کی ہر مقدس تصویر میں یسوع کی نمائندگی ہوتی ہے۔

کیونکہ جو بنیاد ڈالی جا چکی ہے، اُس کے سوا کوئی انسان کوئی دوسری بنیاد نہیں ڈال سکتا، اور وہ یسوع مسیح ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۱۱:۳۔

جو بنیاد ملرائٹس نے رکھی تھی، وہ ازل کی چٹان (پتھر) تھی۔

"یہ تنبیہ آچکی ہے: کسی ایسی چیز کو برگز اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے جو اُس ایمان کی بنیاد کو متزلزل کرے جس پر ہم 1842، 1843، اور 1844 میں پیغام آنے کے وقت سے اب تک تعمیر کرتے آ رہے ہیں۔ میں اس پیغام میں شامل تھی، اور اُس وقت سے اب تک میں اُس نور کے ساتھ وفادار رہتی ہوئی، جو خدا نے ہمیں دیا ہے، دنیا کے سامنے کھڑی رہی ہوں۔ ہمارا یہ ارادہ نہیں کہ ہم اپنے پاؤں اُس سکوہ نما بنیاد سے ہٹا لیں جس پر وہ اُس وقت رکھے گئے تھے جب ہم روز بروز اخلاص بھری دعا کے ساتھ خداوند کو ڈھونڈتے، نور کے طالب ہوتے تھے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اُس نور کو ترک کر سکتی ہوں جو خدا نے مجھے دیا ہے؟ وہ ازل کی چٹان کے مانند ہونا چاہیے۔ جب سے وہ مجھے دیا گیا ہے، وہ میری رہنمائی کرتا آیا ہے۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، 14 اپریل، 1903۔

وہ پہلا جواہر جو ملرنے دریافت کیا اور جو ملرائٹ بنیاد کا حصہ بنا— جو صخرِ دہور کی مانند ہے— 'احبار باب چھپیس' کے 'سات زمانے' تھے، اور یہی 'سات زمانے' وہ پہلی بنیادی سچائی تھی جسے انہی ملرائٹ کے اولین پیشروؤں نے ایک طرف رکھ دیا جنہوں نے ابھی ابھی ملرائٹ بنیاد تعمیر کی تھی۔ یہی معمار تھے جنہوں نے سنگ بنیاد کو رد کرنا تھا۔ وہ 'پتھر' جو مسیح کی علامت ہے، وہی وہ دن بھی ہے جسے خداوند نے بنایا، کیونکہ اُس نے ساتواں دن آرام کا دن بنایا، اور ساتواں سال زمین کے آرام کا سال۔ 1863 میں سنگ بنیاد کو رد کر دیا گیا، لیکن اسے 'سر کونے' بنا لیا اور نافرمانوں کے لیے 'ٹھوکر کا پتھر'۔

تیسری بائے کا اسلامی پیغام، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی اصلاحی تحریک کا مرکزی موضوع ہے، اور آزمائش کا عمل اُس وقت شروع ہوا جب مکاشفہ اٹھارہ کا فرشتہ نازل ہوا، یعنی 11 ستمبر 2001 کو جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں گرا دی گئیں۔ ایڈونٹسٹ ازم اس نبوتی شناخت کے بارے میں خاموش رہا کہ 11 ستمبر 2001 "مشرقی ہوا کے دن" کی آمد تھی۔ 18 جولائی 2020 کو وہ پیچھے رہ گئے جب مکاشفہ باب گیارہ کے دو گواہ اُس عظیم شہر کی گلیوں میں قتل کر دیے گئے۔ ایڈونٹسٹ ازم کا امتحان ختم ہو چکا تھا، اور ان لوگوں کا امتحان جاری تھا جنہوں نے اسلام کے پیغام کو پہچاننے کا دعویٰ کیا تھا۔

جولائی 2023 کے اختتام تک گلیوں میں مردہ پڑے رہنے کے بعد، مُردہ خشک ہڈیاں پھر حرقی ایل کے پہلے پیغام سے بیدار کی گئیں۔ حرقی ایل کا دوسرا پیغام اسلام کی ان چار ہواؤں کا پیغام ہے جو تیسری مصیبت سے متعلق ہیں، اور یہ نصف شب کی پکار کے پیغام کے بتدریج مہر کھلنے کی نمائندگی کرتا ہے، جو وہ ٹھہری ہوئی رویا ہے اور پورے دورِ تحریک کا مرکزی موضوع ہے۔ پھر مختلف سچائیاں کھلیں، کیونکہ نصف شب کی پکار کا پیغام ایک کثیر پہلو پیغام ہے۔ وہ پہلی سچائی جو مُردہ خشک ہڈیوں کے سامنے آئی، وہی پہلی سچائی تھی جسے لاوڈیکائی ایڈونٹ ازم نے رد کیا، اور وہ اس سچائی کی

نمائندگی کرتی ہے جو لاودیکیہ سے فلاڈیلفیا کی طرف منتقلی کو نشان زد کرتی ہے۔

سچائی مہر بندی کا پیغام ہے، اور اس لیے اسے عقلاً بھی اور روحانی طور پر بھی راسخ ہونا چاہیے۔ یہ کافی نہیں کہ ہم یہ پہچان لیں کہ وہ مدت جب دو گواہ گلی میں مردہ پڑے تھے، 'سات وقتوں' کے انتشار کی علامت ہے؛ اس کے ساتھ ساتھ سچائی کو تجرباتی طور پر قبول کرنا بھی ضروری ہے۔

ملر کے جواہر، جو 1798 میں زمانہ انجام پر مہر کھلے ہوئے حقائق کی نمائندگی کرتے ہیں، آخری ایام کی کنواریوں کے لیے آزمائش بن جاتے ہیں۔ حق میں 'روحانی' طور پر قرار پکڑنے کے تجربے کی نمائندگی ملر کے پہلے جوہر سے ہوتی ہے، اور حق میں 'عقلی' طور پر قرار پکڑنے کی نمائندگی تیسری وائے سے متعلق اسلام کے پیغام سے ہوتی ہے۔ توہ اور اعتراف کی وہ دعوت جس کی نمائندگی 'سات زمانے' کرتے ہیں، ایک ایسے کام کی نشاندہی کرتی ہے جو مسیح کے ساتھ مل کر قدس الاقداس میں انجام دیا جاتا ہے، اور جس کی نمائندگی 'مارے' رویا کرتی ہے۔

تیسرے "وائے" کے ضمن میں اسلام کی "فکری" سمجھ کی نمائندگی "chazon" کی رؤیا کرتی ہے، اور جو مہر کیے جائیں گے ان کے لیے دونوں ضروری ہیں۔ 1863 میں، لاودیکیائی ایڈونٹزم نے یریحو کو دوبارہ تعمیر کرنے کا انتخاب کیا اور یروشلم کی بحالی کے اپنے کام کو چھوڑ دیا۔ یریحو خوشحالی کی علامت ہے، اور لاودیکیائی نابینائی بھی اسی کی نمائندگی کرتی ہے۔

"ملک کی مضبوط ترین قلعہ بند جگہوں میں سے ایک—یعنی بڑا اور دولت مند شہر یریحو—ان کے بالکل سامنے تھا، جلجال میں ان کے کیمپ سے بس تھوڑے سے فاصلے پر۔ ایک زرخیز میدان کے کنارے، جو استوائی علاقوں کی رنگا رنگ اور پر ثمر پیداوار سے لبریز تھا، اس کے محلات اور معابد عیش و عشرت اور بدکاری کے مسکن تھے؛ یہ مغرور شہر اپنے عظیم و مضبوط برج و بارو کے پیچھے سے خدائے اسرائیل کو للکار رہا تھا۔ یریحو بت پرستی کے بڑے مراکز میں سے ایک تھا، خصوصاً چاند کی دیوی عشتاروت کے لیے وقف۔ کنعانیوں کے مذہب میں جو کچھ سب سے زیادہ گھناؤنا اور ذلت آمیز تھا، وہ سب یہیں مجتمع تھا۔ بنی اسرائیل، جن کے ذہنوں میں بیت فغور میں اپنے گناہ کے بولناک نتائج ابھی تازہ تھے، اس بت پرست شہر کو صرف گھن اور دہشت کے ساتھ ہی دیکھ سکتے تھے۔" آباء و انبیاء، 487.

1863 میں، جب وہ یریحو کو دوبارہ تعمیر کر رہے تھے، معماروں نے جس "پتھر" کو رد کیا تھا، وہ "سات وقت" تھا، جو آخری دنوں میں سچائی (نگینہ) بن کر "سر گوشہ" بنتی ہے، کیونکہ یہی وہ سچائی ہے جو ایڈونٹ ازم کے آغاز کو، جو ملیرائٹس کی تحریک میں تھا، ایڈونٹ ازم کے انجام کے ساتھ، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک میں ہے، پرو دیتی ہے۔ وہ نگینہ، یعنی "سات وقت"، "وہ دن بھی ہے جو خداوند نے بنایا"، اور وہ خود مسیح ہے، کیونکہ وہ کلام ہے، اور وہ "سچائی" ہے۔ اسلام کا موضوع وہ مضمون ہے جو سابق اور نئے دونوں منتخب لوگوں کی تطہیر پیدا کرتا ہے، اور یہ دوہری تطہیر 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی، جو "مشرق کی ہوا کا دن" تھا۔ اس دن نگہبانوں کو وہی گیت گانا تھا جو مسیح نے گایا تھا، جب اُس نے تانگستان کی تمثیل کی منادی کی۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار موسیٰ کا گیت ("سات وقت") اور برہ کا گیت گاتے ہیں۔

اور میں نے دیکھا کہ گویا آگ کے ساتھ ملا ہوا شیشے کا سا سمندر ہے؛ اور جو درندہ پر، اور اس کی مورت پر، اور اس کے نشان پر، اور اس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے، وہ خدا کی ستاروں ہاتھ میں لیے ہوئے شیشے کے سمندر پر کھڑے ہیں۔ اور وہ خدا کے بندہ موسیٰ کا گیت اور برہ کا گیت گاتے ہوئے کہتے ہیں، اے رب خدائے قادر مطلق! تیرے کام عظیم اور عجیب ہیں؛ اے مقدسوں کے بادشاہ! تیری راہیں عادل اور سچی ہیں۔ مکاشفہ 2:15، 3.

"برہ" وہ مسیح ہے جو ذبح ہوا، اور وہ دو ہزار پانچ سو بیس دنوں کے وسط میں ذبح ہوا؛ یوں اُس کی جان اور خون کی قربانی (جہاں اُس نے عہد کی تصدیق کی) اور احبار باب چھبیس میں موسیٰ کا "اُس

کے عہد کا جھگڑا" کے درمیان ایک ربط قائم ہو جاتا ہے۔ موسیٰ اور برے کا گیت نبوی تاریخ کے chazon کا گیت ہے اور اُس کے "ظہور" کے mareh کا گیت ہے۔ یہ عقلی اور روحانی فہم کا گیت ہے، جیسا کہ دانیال باب آٹھ کی دو رویاؤں میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک عہد کے لوگوں کے بارے میں گیت ہے جن کا فیصلہ کیا جا رہا ہے اور جنہیں ایک طرف کر دیا جا رہا ہے، جبکہ ایک نئی برگزیدہ قوم چنی جا رہی ہے۔ چناؤ کا یہ عمل، اور اس لیے یہ گیت بھی، 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا۔

وہ یعقوب کی نسل کو جڑ پکڑنے دے گا؛ اسرائیل شگوفہ لائے گا اور کونپلیں نکالے گا، اور دنیا کے چہرے کو پھل سے بھر دے گا۔ کیا اُس نے اسے اسی طرح مارا ہے جیسے اُس نے انہیں مارا جو اسے مارتے تھے؟ یا کیا وہ اُن کے قتل کے مطابق مارا گیا ہے جنہیں اُس نے قتل کیا؟ پیمانہ بہ پیمانہ، جب وہ پھوٹتا ہے، تو اس سے بحث کرے گا؛ وہ مشرقی ہوا کے دن اپنی سخت ہوا روک دیتا ہے۔ پس اسی سے یعقوب کی بدکاری پاک کی جائے گی؛ اور یہی سارا پھل ہے کہ اُس کا گناہ دور ہو جائے؛ جب وہ مذبح کے سب پتھر چونے کے پتھروں کی مانند کر دے گا جو ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں، تو لکڑی کے کھمبے اور مورتیں قائم نہ رہیں گی۔ تو بھی قلعہ بند شہر ویران ہو جائے گا، اور مسکن چھوڑ دیا جائے گا، اور بیابان کی مانند رہ جائے گا؛ وہاں بچھڑا چرائے گا، اور وہیں لیٹ جائے گا، اور اس کی ڈالیاں کھا جائے گا۔ جب اس کی شاخیں سوکھ جائیں گی تو ٹوٹ جائیں گی؛ عورتیں آئیں گی اور انہیں آگ لگا دیں گی؛ کیونکہ یہ ہے فہم قوم؛ اس لیے جس نے انہیں بنایا وہ ان پر رحم نہ کرے گا، اور جس نے انہیں صورت دی وہ ان پر فضل نہ کرے گا۔ اور اُس دن یہ ہوگا کہ خداوند دریا کے چینل سے لے کر مصر کی نہر تک جھاڑ کر الگ کرے گا، اور اے بنی اسرائیل! تم ایک ایک کر کے جمع کیے جاؤ گے۔ اور اُس دن یہ ہوگا کہ بڑا نرسنگا پھونکا جائے گا، اور وہ آئیں گے جو آشور کے ملک میں ہلاک ہوئے کو تھے، اور جو مصر کے ملک میں جلا وطن تھے، اور یروشلم کے مقدس پہاڑ پر خداوند کی عبادت کریں گے۔ اشعیا 6: 27-13۔

صحیح طور پر سمجھا جائے تو یہ آیات 11 ستمبر 2001 سے لے کر عنقریب آنے والے اتوار کے قانون تک کی نشاندہی کرتی ہیں۔ آیت چھ پوری تاریخ کو یوں ظاہر کرتی ہے کہ وہ اس پودے کے آغاز کو دکھاتی ہے جو جڑ پکڑتا ہے، پھر کھلتا اور کلیاں باندھتا ہے، اور آخرکار اپنے پھل سے زمین کو بھر دیتا ہے۔ وہ پھل جو زمین کو بھرتا ہے، یہ "گھنٹے" کے دوران ہوتا ہے، جو کہ اتوار کے قانون کے بحران کا وقت ہے۔ اسی دوران مسیح اپنے پھل کو اپنے غلہ خانے میں سمیٹ رہا ہوتا ہے، اور وہ بابل پر عدالت بھی لا رہا ہوتا ہے۔ جب زمین پھل سے بھری ہوئی ہوتی ہے اُس زمانے میں واقع ہونے والی اس عدالت کی نمائندگی آیت سات میں کی گئی ہے، جب دو سوال پوچھے جاتے ہیں: "کیا اُس نے اسے اسی طرح مارا جیسے اُن کو مارا جنہوں نے اسے مارا؟ یا کیا وہ اُن کے قتل کی مانند قتل ہوا جو اس کے ہاتھ سے قتل ہوئے؟"

پھر آیت آٹھ میں، پچھلی بارش کے چھڑکاؤ کو "اندازہ کے مطابق" کے فقرے سے موسوم کیا گیا ہے۔ پودوں میں کونپلیں پھوٹنے کا باعث بارش ہی بنتی ہے، اور جب پچھلی بارش کے آغاز کو نشان زد کیا جاتا ہے تو اسے یوں بتایا جاتا ہے کہ "اندازہ کے مطابق، جب وہ پھوٹتا ہے"۔ جب پچھلی بارش شروع ہوتی ہے تو وہ "اندازہ کے مطابق" انڈیلی جاتی ہے، کیونکہ اگر فصل سچ اور جھوٹ کا امتزاج ہو تو وہ بغیر اندازے کے نہیں انڈیلی جاتی۔

ہر حقیقی طور پر تبدیل شدہ جان دوسروں کو خطا کی تاریکی سے نکال کر یسوع مسیح کی راستبازی کی عجیب روشنی میں لانے کی شدید خواہش رکھے گی۔ خدا کی روح کا وہ عظیم فیضان، جو اپنے جلال سے تمام زمین کو روشن کرتا ہے، تب تک نہ آئے گا جب تک ہمارے پاس ایسے منور لوگ نہ ہوں جو تجربے سے جانتے ہوں کہ خدا کے ساتھ مل کر مزدوری کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ جب مسیح کی خدمت کے لیے ہماری وقف کاری مکمل اور یکدل ہوگی، خدا اس حقیقت کی تصدیق اپنی روح کے لیے حساب فیضان سے کرے گا؛ لیکن یہ اس وقت نہ ہوگا جب کلیسیا کا بڑا حصہ خدا کے ساتھ مل کر مزدوری کرنے والے نہ ہوں۔ جب خودغرضی اور نفس پرستی اس قدر نمایاں ہوں، خدا اپنی روح نہیں انڈیل سکتا؛ جب ایسا رویہ غالب ہو جو اگر الفاظ میں بیان کیا جائے

تو قابیل کے اس جواب کی صورت اختیار کرے: 'کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں؟' اگر اس زمانے کی سچائی، اگر وہ نشانیاں جو ہر طرف گھنی ہوتی جا رہی ہیں اور گواہی دیتی ہیں کہ سب چیزوں کا انجام نزدیک ہے، ان لوگوں کی سوئی ہوئی توانائی کو بیدار کرنے کے لیے کافی نہیں جو سچائی جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں، تو جس قدر نور ان پر چمکتا رہا ہے اسی کے تناسب سے اندھیرا ان جانوں کو آئے گا۔ ان کی بے اعتنائی کے لیے عذر کا ذرہ برابر بہانہ بھی نہ ہوگا جسے وہ عظیم یوم حساب میں خدا کے حضور پیش کر سکیں۔ اس کی کوئی وجہ نہ ہوگی کہ انہوں نے خدا کے کلام کی مقدس سچائی کے نور میں کیوں نہ جیا، نہ چلے، اور نہ کام کیا، اور اس طرح اپنے طرز عمل، اپنی ہمدردی، اور اپنے جوش و غیرت کے ذریعے گناہ سے تاریک دنیا پر یہ ظاہر کیا کہ انجیل کی قوت اور حقیقت ناقابل تردید ہے۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 21 جولائی، 1896۔

سسٹر واٹس اس مقام کو وہ وقت قرار دیتی ہیں جب مکاشفہ کا فرشتہ نازل ہوتا ہے، کیونکہ وہ کہتی ہیں: "روح خدا کا عظیم افاضہ، جو اپنے جلال سے تمام زمین کو منور کر دیتا ہے۔" ایک اور عبارت میں، جس کا ہم ان مضامین میں اکثر حوالہ دیتے رہے ہیں، وہ یہ واضح کرتی ہیں کہ جب "نیو یارک کی عظیم عمارتیں" "گرا دی جائیں"، تو "مکاشفہ باب اٹھارہ، آیات ایک سے تین پوری ہوں گی۔"

ہم ان خیالات کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اب میں اپنے محبوب کے لیے اپنے محبوب کا ایک گیت اس کی تانگستان کے بارے میں گاؤں گا۔ میرے محبوب کی ایک تانگستان نہایت زرخیز پہاڑی پر تھی۔ اور اس نے اس کے گرد باڑ لگا دی، اس کے پتھر چن لیے، اور اس میں چنیدہ تاک لگائی، اور اس کے بیچ میں ایک برج بنایا، اور اس میں انگور کچلنے کا حوض بھی بنایا؛ اور اس نے امید کی کہ وہ انگور لائے، لیکن اس نے جنگلی انگور پیدا کیے۔ اور اب، اے یروشلم کے باشندو اور اے یہوداہ کے آدمیو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں، میرے اور میری تانگستان کے درمیان فیصلہ کرو۔ میری تانگستان کے لیے اور کیا کیا جا سکتا تھا جو میں نے اس میں نہ کیا؟ پھر کیوں جب میں نے یہ چاہا کہ وہ انگور لائے، اس نے جنگلی انگور پیدا کیے؟ اور اب سنو، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اپنی تانگستان کے ساتھ کیا کروں گا: میں اس کی باڑ ہٹا دوں گا اور وہ چر لی جائے گی؛ اس کی دیوار گرا دوں گا اور وہ پامال کی جائے گی۔ اور میں اسے ویران کر دوں گا: نہ اس کی چھٹائی ہوگی نہ گوڈی کی جائے گی؛ بلکہ اس میں جھاڑ اور کانٹے اگیں گے؛ اور میں بادلوں کو بھی حکم دوں گا کہ اس پر بارش نہ برسائیں۔ کیونکہ رب الافواج کی تانگستان اسرائیل کا گھرانہ ہے، اور یہوداہ کے لوگ اس کے پسندیدہ پودے ہیں۔ اس نے انصاف کی توقع کی، پر دیکھو ظلم؛ راستبازی کی، پر دیکھو فریاد۔ اشعیا ۱:۵-۷۔